# مقتلِ آلِ ابو طالبؑ

## (مقاتِل الطّالبیین)

اولادِ حضرت ابو طالبؑ کی مقتل پر نایاب کتاب


مصنّف

**ابوالفرج علی بن حسین اصفہانی**

(متوفی ۳۵۶ ہجری)

ترجمہ

حجۃ الاسلام علاّمہ حسن رضا باقر

ابن علاّمہ حافظ اقبال حسین جاویدؒ



پیشکش

حسنین اقبال خان نوانی

تراب پبلیکیشنز لاہور

0345-8512972

نوٹ: التماس سورۂ فاتحہ برائے بانی ادارہ تراب پبلی کیشنز شہید ولایت علامہ ناصر عباس ملتان




کتاب : مقتل آلِ ابوطالبؑ (مقاتل الطالبیین)

مصنف : ابوالفرج علی بن حسین اصفہانی (متوفی ۳۵۶ ہجری)

مترجم : حجۃ الاسلام علامہ حسن رضا باقر

پیشکش : حسین اقبال خان نوانی

پروف ریڈنگ : شیر محمد عابد مولائی

اشاعت : اگست 2017ء

تعداد : 1100

ہدیہ : -/550 روپے

ملنے کا پتا

تراب پبلیکیشنز لاہور



فون: 0345-8512972

ای-میل: molai512@gmail.com

www.facebook.com/turabpublishers

متعارف ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کو بروز سوموار شہید کیا گیا تھا، اس بات کی کوئی اصل اور حقیقت نہیں ہے اور نہ ہی اس بارے میں کوئی روایت وارد ہوئی ہے۔

سفیان ثوری نے حضرت جعفرؑ بن محمدؑ (امام جعفر صادق علیہ السلام) سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی بوقتِ شہادت عمر مبارک اٹھاون برس تھی اور اسی طرح حضرت امام حسنؑ، امیر المومنین حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ، حضرت علیؑ ابن حسینؑ (امام زین العابدینؑ) اور ابوجعفر حضرت امام محمد باقرؑ بن علیؑ کی بھی شہادت کے وقت عمر مبارک اٹھاون برس تھی۔

ابوالفرج کہتے ہیں: درج بالا روایت میں راوی کو وہم لاحق ہوا ہے کہ حضرت امام حسن علیہ السلام بوقت شہادت ۵۸ برس کے تھے کیونکہ آپؑ کی ولادت باسعادت تین ہجری میں اور شہادت ۵۱ ہجری میں ہوئی جب کہ اس بات میں مورخین کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔ تو پس! اس اعتبار سے حضرت امام حسن علیہ السلام کی کل عمر مبارک ۴۸ برس یا اس کے لگ بھگ تھی۔

اب اس کتاب کے مولف کربلا میں امام حسین علیہ السلام کے ہمراہ اولادِ ابوطالبؑ کے شہدا کے ناموں اور ان کے نسب کا اجمالی طور پر تذکرہ کریں گے اور پھر ان کی شہادت بیان کی جائے گی۔

## حضرت مسلمؑ ابن عقیلؑ ابن ابی طالب علیہما السلام

حضرت مسلم ابن عقیل علیہما السلام حضرت امام حسین علیہ السلام کے اصحاب میں سے سب سے پہلے شہید ہوئے۔ ہم عنقریب آپؑ کے مقام پر ان کا تذکرہ کریں گے۔ آپؑ کی والدہ اُمِ ولد (صاحبِ اولاد کنیز) تھیں اور ان کا نام حلیہ تھا۔ حضرت عقیلؑ نے انھیں شام سے خریدا تھا اور ان کے بطن سے حضرت مسلمؑ پیدا ہوئے اور حضرت مسلمؑ کی نسل آگے نہ چل سکی۔

## حضرت علی اکبرؑ ابن حسین علیہما السلام

حضرت علی اکبر علیہ السلام کی کنیت ابوالحسن ہے اور آپؑ کی والدہ گرامی کا نام لیلیٰ بنت ابی مرہ بن عروہ بن مسعود ثقفی ہے۔ جنابِ لیلیٰ کی والدہ کا نام میمونہ بنت ابی سفیان بن حرب بن اُمیہ ہے اور ان کی کنیت اُمِ شیبہ ہے جبکہ میمونہ کی والدہ ابوالعاص بن اُمیہ کی بیٹی تھیں۔ آپؑ

**میدانِ کربلا میں اولادِ ابوطالبؑ سے سب سے پہلے شہید ہوئے۔**

مغیرہ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ معاویہ نے لوگوں سے پوچھا: اس حکومت کا تمام لوگوں سے زیادہ حق دار کون ہے؟

انھوں نے جواب دیا: اس کے سب سے زیادہ حق دار تم ہو۔

یہ سن کر معاویہ نے کہا: نہیں! اس کا سب سے زیادہ حق دار حسینؑ ابن علی کا بیٹا علی اکبرؑ ہے کیونکہ ان کے جدِ بزرگوار رسولؐ خدا ہیں جب کہ ان میں بنو ہاشم کی شجاعت، بنواُمیہ کی سخاوت اور بنوثقیف کا فخر و غرور موجود ہے۔

ابوعبیدہ اور خلف الاحمر سے منقول ہے کہ درج ذیل ابیات اشعر حضرت امام حسین علیہ السلام کے بیٹے حضرت علی اکبرؑ کی شان میں بیان کیے گئے:

| | |
|---|---|
| لم ترعین نظرت مثله | من محتف یمشی ومن ناعل |
| یغلی نئیّ اللحم حتّٰی اِذا | أنضج لم یُغل علی الآکل |
| کان اِذا شَبّت له نارہ | أوقدھا بالشّرَف القابل |
| کیما یراھا بائس مرمل | أو فرْدُ حتّٰی لیس بالآھل |
| أعنی ابن لیلٰی ذاالشذی والندی | أعنی ابن بنت الحسب الفاضل |
| لا یؤثر الدنیا علی دینه | ولا یبیع الحق بالباطل |

"کسی آنکھ نے ان (حضرت علی اکبرؑ) جیسا نہیں دیکھا، خواہ کوئی برہنہ پا چلے یا جوتے پہن کر ساتھ چلے۔ جب کچا گوشت اُبال کر پکا لیا جائے تو یہ کھانے والے کے لیے مہنگا نہیں ہوتا۔ جب اس کے لیے آگ روشن کی جاتی ہے تو یہ عزت و شرف سے روشن ہو جاتا ہے۔ ایک تنگ دست، مفلس و مسکین شخص یا وہ تنہا شخص جس کے پاس اس کے بیوی بچے نہیں ہوتے وہ اس طرف کیونکر دیکھے گا اور میری مراد جنابِ لیلٰیؑ کا فرزند ہے جو رات کے پہلے اور آخری پہر میں گرنے والی شبنم کے قطروں جیسا ہے اور میری مراد اس ماں کا بیٹا ہے جس کا حسب و نسب بلند ہے۔"

## حضرت عبداللہ بن علیؑ بن ابی طالب علیہ السلام

آپؑ کی والدہ گرامی اُم البنینؑ بنتِ حزام بن خالد بن ربیعہ بن وحیل ہیں جبکہ وحیل، عامر بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ کے نام سے معروف ہیں۔

جنابِ اُم البنینؑ کی والدہ کا نام ثمامہ بنت سہیل بن عامر بن مالک بن جعفر بن کلاب ہے۔ جنابِ ثمامہ کی والدہ کا نام عمرہ بنت طفیل فارس قرزل بن مالک الاحزم رئیس ہوازن بن جعفر بن کلاب ہے۔

جنابِ عمرہ کی والدہ کا نام کبشہ بنت عروۃ الرحال بن عتبہ بن جعفر بن کلاب ہے۔ جنابِ کبشہ کی والدہ کا نام اُم الخشف بنت ابی معاویہ فارس ہوازن بن عبادہ بن عقیل بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ ہے۔ اُم الخشف کی والدہ فاطمہ بنت جعفر بن کلاب ہے۔

جنابِ فاطمہ کی والدہ کا نام عاتکہ بنت عبدشمس بن عبدمناف بن قصیٰ بن کلاب ہے۔ عاتکہ کی والدہ کا نام آمنہ بنت وہب بن عمیر بن نصر بن قعین بن حارث بن ثعلبہ بن دودان بن اسد بن خزیمہ ہے۔

آمنہ کی والدہ جحدر بن ضبیعۃ الاغر بن قیس بن ثعلبہ بن عکابہ بن صعب بن علی بن بکر بن وائل بن ربیعہ بن نزار کی بیٹی ہیں اور ان کی والدہ مالک بن قیس بن ثعلبہ کی بیٹی ہیں اور ان کی والدہ ذی الراسین کی بیٹی ہیں جبکہ ذی الراسین، خشیش بن ابی عصم بن سمح بن فزارہ ہے اور ان کی والدہ عمرو بن صرمہ بن عوف بن سعد بن ذبیان بن بغیض بن ریث بن غطفان کی بیٹی ہیں۔

عبداللہ بن حسن اور عبداللہ بن عباس نے بیان کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن علیؑ بن ابی طالبؑ کی شہادت کے وقت عمر مبارک ۲۵ برس تھی اور ان کی نسل آگے نہ بڑھی۔

ضحاک المشرقی سے منقول ہے کہ حضرت عباسؑ ابن علیؑ نے اپنے مادری و پدری بھائی حضرت عبداللہ بن علیؑ سے روزِ عاشور فرمایا: آپ مجھ سے پہلے میدانِ جنگ میں تشریف لے جائیں تاکہ میں آپ کو میدانِ جہاد میں عملی طور پر دیکھ کر آپ کے لیے جزائے خیر کی اُمید رکھوں۔

پھر حضرت عبداللہ بن علیؑ، حضرت عباسؑ کے سامنے میدان میں تشریف لے گئے اور ہانی بن ثبیت الحضرمی نے ان پر حملہ کیا اور شہید کر دیا۔

## حضرت جعفرؑ بن علیؑ بن ابی طالب علیہما السلام

آپؑ کی والدہ بھی حضرت اُم البنین سلام اللہ علیہا ہیں۔ حضرت جعفرؑ بن علیؑ کی شہادت کے وقت عمر مبارک انیس برس تھی۔

ابومخنف نے ضحاک المشرقی سے نقل کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ حضرت عباسؑ بن علیؑ نے اپنے بھائی جعفر کو میدانِ جہاد میں بھیجا کیونکہ جنابِ جعفر کی کوئی اولاد نہ تھی اور وہ چاہتے تھے کہ حضرت عباسؑ بن علیؑ کا بیٹا ان کی میراث لے۔ جب یہ میدان میں تشریف لے گئے تو ان کے بھائی عبداللہؑ کے قاتل ہانی بن ثبیت الحضرمی نے ان پر حملہ کرکے انھیں شہید کر دیا۔ یہ ضحاک مشرقی کی روایت کے مطابق ہے لیکن نصر بن مزاحم نے ابوجعفر محمد بن علیؑ (امام محمد باقر علیہ السلام) کی یہ روایت نقل کی ہے کہ خولی بن یزید اصبحی نے جنابِ جعفر بن علیؑ کو شہید کیا تھا۔

## حضرت عثمانؑ بن علی علیہما السلام

آپؑ کی والدہ بھی حضرت اُم البنینؑ ہیں۔ عبیداللہ بن حسن اور عبداللہ بن عباس نے بیان کیا ہے کہ حضرت عثمانؑ بن علیؑ کی بوقتِ شہادت عمر مبارک اکیس برس تھی۔ ضحاک المشرقی نے روایت بیان کی ہے کہ جب آپؑ میدانِ جہاد میں مصروف تھے تو خولی بن یزید نے آپؑ کو تیر مارا جس سے آپؑ نڈھال ہو گئے۔ پھر بنوابان بن دارم کا ایک شخص آگے بڑھ کر آپؑ پر حملہ آور ہوا اور اس نے آپؑ کو شہید کر دیا اور وہ آپؑ کا سر لے گیا۔

حضرت عثمانؑ بن علیؑ نے اپنے بابا جان سے یہ نقل کیا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

انما سمیته باسم أخی عثمان بن مظعون

"میں نے اپنے (ایمانی) بھائی عثمان بن مظعون کے نام پر اپنے بیٹے کا نام عثمان رکھا ہے"۔

## حضرت عباسؑ بن علیؑ بن ابی طالب علیہم السلام

حضرت عباس علیہ السلام کی کنیت ابوالفضل ہے اور آپؑ کی والدہ بھی حضرت اُم البنین سلام اللہ علیہا ہیں۔ آپؑ حضرت اُم البنینؑ کے سب سے بڑے بیٹے ہیں اور آپؑ اپنے مادری و پدری

بھائیوں میں سب سے آخر میں شہید ہوئے کیونکہ آپؑ کے پیچھے آپؑ کی نسل باقی تھی جبکہ ان کی نسل نہ تھی۔ آپؑ نے اپنے بھائیوں کو اپنے سامنے میدانِ کربلا میں جہاد کے لیے روانہ کیا اور ان سب نے شہادت کا جام نوش فرمایا اور آپؑ ان کی وراثت کے حق دار ٹھہرے۔ پھر آپؑ خود میدان میں تشریف لے گئے اور جامِ شہادت نوش کیا تو آپؑ اور آپؑ کے باقی شہید ہونے والے تین مادری و پدری بھائیوں کی وراثت کے حق دار (آپؑ کے بیٹے) عبیداللہ ٹھہرے۔

اس معاملہ میں عبیداللہ سے ان کے چچا عمرو بن علیؑ نے نزاع کیا تو عبیداللہ نے ان سے اس چیز کے ذریعے مصالحت کرلی جس پر وہ رضامند تھے۔

حرمی نے زبیر سے اور زبیر نے اپنے چچا سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت عباس علیہ السلام کی اولاد انھیں "سقاء" (ساقی کا مبالغہ) کہہ کر پکارتے تھے اور وہ ان کی کنیت "ابوقربہ" (مشکیزہ کے مالک) بیان کرتے تھے۔

راوی کہتا ہے: میں نے نہ تو حضرت عباس علیہ السلام کی اولاد میں اور نہ ہی ان سے پہلے کسی کا یہ نام اور کنیت سنی ہے۔

ایک شاعر حضرت عباس علیہ السلام کے مصائب بیان کرتے ہوئے کہتا ہے:

أحق الناس أن يبكى عليه . إذا بكى الحسين بكربلاء

أخوه وابن والده علی أبوالفضل المضرّج بالدماء

ومن واساه لا يثنيه شيء وجاد لهٗ علی عطشٍ بماء

"حضرت امام حسینؑ نے کربلا میں جو (اپنے مصائب کی بنا پر) رُلایا ہے تو حضرت عباسؑ سب لوگوں سے زیادہ اس بات کے حق دار ہیں کہ ان پر گریہ و بکاء کیا جائے۔ حضرت عباسؑ، حضرت امام حسینؑ کے بھائی ہیں اور ان دونوں کے والد حضرت علیؑ ہیں۔ ابوالفضل حضرت عباسؑ خون میں لت پت ہو گئے تھے اور جس نے بھی اس مشکل گھڑی میں آپؑ کی نصرت فرمائی ان کی تعریف کرنے سے ہم قاصر ہیں۔ یزیدی لشکر نے پیاس کی بنا پر پانی مانگنے کی وجہ سے آپؑ سے جنگ کی"۔

اور شاعر کمیت بن زید نے آپؑ کے بارے میں یہ اشعار کہے:

وأبو الفضل إن ذكرهم الحلو شفاء النفوس من أسقام

قتل الادعياء إذ قتلوه أكرم الشاربين صوب الغمام

"اگر حضرت ابوالفضل العباسؑ کا شیریں انداز میں تذکرہ کیا جائے تو اس سے دلوں کو بیماریوں سے شفا ملتی ہے۔ غیر باپ کی طرف سے منسوب لوگوں نے اس ہستی کو شہید کر دیا جو پانی سے سیراب ہونے والوں کے نزدیک بارش برسانے والے بادل کی طرح قدر و منزلت رکھتا تھا"۔

حضرت عباس علیہ السلام انتہائی جاذبِ نظر اور خوب صورت شخصیت کے مالک تھے۔ جب آپؑ موٹے تازے گھوڑے پر سوار ہوتے تو آپؑ کے قدم زمین پر خط کھینچ رہے ہوتے تھے۔ آپؑ کو قمر بنی ہاشم یعنی "خاندان بنی ہاشم کا چاند" کہا جاتا ہے اور آپؑ میدان کربلا میں لشکرِ حسینیؑ کے علم دار تھے۔

جعفر بن محمدؑ (امام محمد باقر علیہ السلام) سے منقول ہے کہ حضرت امام حسینؑ ابن علیؑ نے اپنے اصحاب کو جہاد کے لیے آمادہ کیا اور لشکر کا علم اپنے بھائی حضرت عباسؑ ابن علیؑ کو عطا کیا۔

ابوجعفر (امام محمد باقر علیہ السلام) سے مروی ہے کہ زید بن رقاد الجنبی اور حکیم بن طفیل طائی حضرت عباس علیہ السلام کے قاتل ہیں۔

مذکورہ چاروں شہید ہونے والے بھائیوں کی والدہ حضرت اُم البنین سلام اللہ علیہا ہیں۔

آپؑ روزانہ جنت البقیع میں جاتی تھیں اور وہاں اپنے بیٹوں کی شہادت پر دل سوز انداز میں ذکرِ مصائب کرتے ہوئے آہ و بکا کرتی تھیں تو مدینہ کے لوگ آپؑ کے گرد ان مصائب کو سننے کے لیے جمع ہو جاتے تھے۔ ان لوگوں میں مروان بھی ہوتا تھا جو ان مصائب کو سننے کے لیے آتا تھا اور وہ بھی ہمیشہ ان مصائب کو سن کر رو دیتا تھا۔

## حضرت محمد اصغرؑ بن علیؑ بن ابی طالبؑ

آپؑ کی والدہ اُمِ ولد ہیں۔ بنو اَبان بن دارم کے قبیلہ تمیم کے ایک مرد نے آپ کو شہید

کیا۔ اللہ تعالیٰ آپؑ کے قاتل پر لعنت کرے۔

## حضرت ابوبکر بن علیؑ بن ابی طالبؑ

آپؑ کے اصلی نام سے آگاہی حاصل نہیں ہو سکی۔ آپؑ کی والدہ گرامی کا نام لیلیٰ بنت مسعود بن خالد بن مالک بن ربعی بن مسلم بن جندل بن نہشل بن دارم بن مالک بن حنظلہ بن زید منات بن تمیم ہے، جبکہ لیلیٰ بنت مسعود کی والدہ کا نام عمیرہ بنت قیس بن عاصم بن سنان بن خالد بن منقر سیّد اہل الوبر (دیہاتی لوگوں کا سردار) بن عبید بن حارث المعروف مقاعس ہے۔ عمیرہ بنت قیس کی والدہ کا نام عناق بنت عصام بن سنان بن خالد بن منقر ہے اور عناق بنت عصام کی والدہ اعبد بن اسعد بن منقر کی بیٹی ہیں اور ان کی والدہ سفیان بن خالد بن عبید بن مقاعس بن عمرو بن کعب بن سعد بن زید منات بن تمیم کی بیٹی ہیں۔

جنابِ لیلیٰ بنت مسعود کے جدِ بزرگوار سلم بن جندل کے بارے میں ایک شاعر کہتا ہے:

تسوّد أقوام وليسوا بسادة بل السيّد الميمون سلم بن جندل

"ان قوموں نے جنھیں سردار بنا رکھا ہے درحقیقت وہ سردار نہیں ہیں بلکہ اصل میں مبارک سردار سلم بن جندل ہے"۔

ابوجعفر محمدؑ بن علیؑ بن حسینؑ (امام محمد باقر علیہ السلام) سے مذکور ہے کہ ہمدان کے ایک شخص نے حضرت ابوبکر بن علیؑ کو شہید کیا تھا۔ مدائنی نے بیان کیا ہے کہ ان کا لاشہ نہر سے ملا تھا اور ان کے قاتل کا نام معلوم نہیں ہے۔

مؤلف کہتے ہیں: درج بالا مذکور حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ کی وہ صلبی اولاد ہے جنھوں نے میدانِ کربلا میں حضرت امام حسین علیہ السلام کے ہمراہ جامِ شہادت نوش کیا۔

محمد بن علی بن حمزہ سے منقول ہے کہ معرکۂ کربلا کے دوران حضرت علی علیہ السلام کے ایک صاحبزادے جن کا نام ابراہیم تھا، وہ بھی شہید ہوئے اور ان کی والدہ اُمِ ولد تھیں لیکن مؤلف (ابوالفرج اصفہانی) کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن علی بن حمزہ کے علاوہ کسی سے یہ نہیں سنا ہے اور نہ ہی میں نے انساب کے ذکر پر مشتمل کتابوں میں حضرت علی علیہ السلام کے بیٹے ابراہیم کا

تذکرہ دیکھا ہے۔

ابوبکر بن عبید اللہ طلحی نے اپنے باپ سے یہ روایت نقل کرتے ہوئے کہا ہے کہ جو یہ بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام کے ایک بیٹے جن کا نام عبید اللہ تھا، وہ بھی حضرت امام حسینؑ کے ہمراہ کربلا میں شہید ہوئے تھے۔ یہ بات ہرگز درست نہیں ہے بلکہ عبید اللہ کو مذار کی جنگ میں قتل کیا گیا تھا۔ انھیں مختار بن ابی عبیدہ کے ساتھیوں نے قتل کیا اور انھیں مذار (حجاز میں ایک جگہ کا نام) میں دیکھا گیا تھا۔

## حضرت ابوبکر بن حسنؑ بن علیؑ بن ابی طالبؑ

آپؑ کی والدہ اُمِ ولد تھیں اور ان کا نام معلوم نہیں ہوسکا۔ سلیمان بن ابی راشد سے مروی ہے کہ عبداللہ بن عقبہ غنوی نے آپ کو شہید کیا تھا اور ابوجعفر (امام محمد باقر علیہ السلام) سے منقول ہے کہ آپ کو عقبہ غنوی نے شہید کیا۔

سلیمان بن قتہ نے اپنے درج ذیل شعر میں اسی غنوی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ہے:

وعند غنّی قطرۃ من دمائنا      وفی أسد أخری تُعدُّ وتذکر

"غنوی نے ہمارے لہو کا ایک قطرہ بہایا ہے اور اسے دوسرا شیر شمار کیا جاتا تھا"۔

## حضرت قاسمؑ بن حسنؑ بن علیؑ بن ابی طالبؑ

آپؑ ابوبکر بن حسنؑ کے مادری و پدری بھائی ہیں کہ جنھوں نے آپ سے پہلے جامِ شہادت نوش فرمایا۔ حمید بن مسلم روایت بیان کرتا ہے: حضرت امام حسین علیہ السلام کے خیموں سے ایک نوجوان میدان کی طرف نکلا، جس کا چہرہ چاند کی طرح چمک رہا تھا۔ اس کے ہاتھ میں تلوار تھی اور اس نے قمیص اور پاجامہ زیب تن کر رکھے تھے۔ اس (شہزادے) نے پاؤں میں نعلین پہن رکھے تھے کہ اچانک اس کے ایک جوتے کا تسمہ ٹوٹ گیا اور میں یہ کبھی نہیں بھول سکتا کہ وہ بائیں جوتے کا تسمہ تھا۔ اتنے میں عمرو بن سعید بن نفیل ازدی نے کہا:

خدا کی قسم! میں اس نوجوان پر ضرور حملہ کروں گا تو میں نے کہا: سبحان اللہ! تم اس نوخیز لڑکے سے کیا چاہتے ہو؟ جس گروہ کو تُو دیکھ رہا ہے کہ اُس نے اسے گھیر رکھا ہے، یہ گروہ تیری اس خواہش کو پورا کرنے کے لیے کافی ہے۔

اس نے جواب دیا: خدا کی قسم! میں ضرور اس پر حملہ کروں گا۔

ابھی تھوڑی دیر نہ گزری تھی کہ اس ملعون نے اس نوجوان کے سر پر اپنی تلوار سے ضرب لگائی اور وہ منہ کے بل زمین پر گر پڑے۔ حضرت قاسم علیہ السلام نے حضرت امام حسین علیہ السلام کو مدد کے لیے پکارتے ہوئے کہا: یا عماہ! "اے چچا جان! میری مدد کو آیئے"۔

تو حضرت امام حسین علیہ السلام غضب ناک شیر کے مانند حضرت قاسم علیہ السلام کی جانب بڑھے اور اس لعین عمرو بن سعید بن نفیل ازدی پر تلوار سے وار کیا تو اس نے اپنے بازو سے خود کو بچانے کی کوشش کی مگر اس کا ہاتھ کہنی سے کٹ گیا۔ پھر اس نے زور سے چیخ ماری جسے جب یزیدی لشکر نے سنا تو ابن سعد کے گھڑسوار حملہ کرنے کے لیے حرکت میں آگئے تاکہ اس (لعین) کو حضرت امام حسین علیہ السلام کے شکنجے سے آزاد کروا سکیں۔ جب یہ لشکر تیزی سے اِدھر اُدھر بھاگنے لگا تو عمرو بن سعید بن نفیل ازدی ان کے سامنے آگیا اور گھوڑوں کے سموں سے وہ (ملعون) پامال ہو کر فی النار ہو گیا۔

جب جنگ کے دوران اُٹھنے والا غبار چھٹا تو حضرت امام حسین علیہ السلام حضرت قاسم علیہ السلام کے سرہانے موجود تھے اور وہ ایڑیاں رگڑ رہے تھے۔

یہ دیکھ کر حضرت امام حسین علیہ السلام نے فرمایا:

بعداً لقوم قتلوك خصمهم فيك يوم القيامة رسول الله ثم قال:
عزّ والله على عمك أن تدعوه فلا يجيبك أو يجيبك ثم لا ينفعك
إجابته يوم كثر واتره، وقلّ ناصره

"اس قوم اشقیاء کا برا ہو کہ جس نے تجھے شہید کیا اور قیامت کے دن رسول اللہؐ ان لوگوں کے خلاف مقدمہ پیش کریں گے۔ پھر فرمایا: خدا کی قسم! تمھارے چچا کے لیے یہ امر بہت سخت ہے کہ تم انھیں بلاؤ اور وہ

تمھاری مدد نہ کر سکے اور اگر مدد کے لیے آئیں تو تمھیں کوئی فائدہ نہ پہنچا سکیں۔ خدا کی قسم! آج تم نے اس وقت اپنے چچا کو مدد کے لیے پکارا ہے جب اس کے دشمن زیادہ اور مددگار کم ہیں"۔

پھر حضرت امام حسین علیہ السلام نے حضرت قاسم علیہ السلام کے لاشے کو زمین سے اس طرح اُٹھایا کہ ان کا سینہ امام علیہ السلام نے اپنے سینے سے لگا رکھا تھا اور ان کے پاؤں زمین پر خط کھینچ رہے تھے۔ امام علیہ السلام نے حضرت قاسمؑ کو اس جگہ رکھ دیا جہاں پر آپؑ کے بیٹے حضرت علی اکبر علیہ السلام کا لاشہ رکھا ہوا تھا۔

حمید بن مسلم کہتا ہے: مَیں نے اس نوخیز لڑکے کے متعلق پوچھا تو مجھے لشکر والوں نے بتایا کہ یہ حسنؑ بن علیؑ بن ابی طالبؑ کا بیٹا قاسمؑ ہے۔ (تاریخ طبری: ج۶، ص ۲۵۶، تاریخ ابن اثیر: ج ۴، ص ۳۳)

## حضرت عبداللہ بن حسنؑ بن علیؑ بن ابی طالبؑ

آپؑ کی والدہ جریر بن عبداللہ بجلی کے بھائی سلیل بن عبداللہ کی بیٹی ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپؑ کی والدہ اُم ولد تھیں۔ ابوجعفر حضرت امام محمد باقر بن علیؑ سے مروی ہے کہ حرملہ بن کاہل اسدی نے آپؑ کو شہید کیا۔

مدائنی نے ہانی بن ثبیت القابضی کے حوالے سے نقل کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ عمر بن سعد کے لشکر میں سے ایک شقی نے آپؑ کو شہید کیا۔

## حضرت عبداللہ بن حسینؑ بن علیؑ بن ابی طالبؑ

آپؑ کی والدہ حضرت ربابؑ بن امرء القیس بن عدی بن اوس بن جابر بن کعب بن علیم بن جناب بن کلب ہیں۔

جناب ربابؑ کی والدہ کا نام ہند الہنود بنت ربیع بن مسعود بن مصاد بن حصن بن کعب بن علیم بن جناب ہے۔ اور ہند الہنود کی والدہ کا نام میسون بنت عمرو بن ثعلبہ بن حصین بن ضمضم ہے اور میسون کی والدہ اوس بن حارثہ کی بیٹی ہیں۔

ابن عبدہ کو یہ گمان لاحق ہوا ہے کہ میسون کی والدہ رباب بنتِ حارثہ ہے جو کہ اوس بن حارثہ بن لام طائی بن عمرو بن طریف بن عمرو بن ثمامہ بن مالک بن جدعان بن ذہل بن رومان بن جندب بن خارجہ بن سعد بن قطرہ کی بھانجی ہیں، جن کا تعلق قبیلہ طی سے ہے۔

ابو عبداللہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے جناب رباب کے بارے میں فرمایا:

لعمرك إنني لأحب داراً تكون بها سكينة والرباب

أحبها وأبذل جل مالي وليس لعاتب عندي عتاب

"مجھے میری زندگی کی قسم! مجھے وہ گھر پسند ہے جس میں (حضرت) سکینہ اور (حضرت) رباب ہوں۔ مجھے ان دونوں سے پیار و محبت ہے اور میں ان پر وافر مال و دولت خرچ کرتا ہوں اور مجھے اس بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی کوئی پروا نہیں ہے"۔ (المعارف: ص ۹۳)

حضرت سکینہ سلام اللہ علیہا جن کا اس شعر میں تذکرہ ہوا ہے، وہ حضرت رباب کے بطن سے حضرت امام حسین علیہ السلام کی صاحبزادی ہیں۔ مؤلف کے مطابق حضرت سکینہ کا نام امینہ ہے، جب کہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ کا نام امیمہ ہے لیکن ان کے نام پر (لقب) سکینہ غالب آ گیا حالانکہ سکینہ آپ کا نام نہیں ہے (بلکہ لقب ہے)۔

حضرت عبداللہ ابن حسین کو صغر سنی میں شہید کیا گیا۔ آپ اپنے والد کی آغوش میں تھے کہ اسی اثناء میں ایک تیر انداز کا تیر آیا اور اس تیر نے آپ کو ذبح کر دیا۔

حمید بن مسلم سے مروی ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام ایک بچے کو آغوش میں اُٹھا کر یزیدی لشکر کے سامنے لائے اور عقبہ بن بشر نے اس کمسن کو تیر مار کر ذبح کر دیا۔[1]

مورخ بن سوید بن قیس بیان کرتا ہے: جن لوگوں نے اپنی آنکھوں سے کربلا کے

---

[1] مقتل مقرم سمیت اکثر مقاتل کی کتب میں اس قاتل کا نام حرملہ بن کاہل اسدی (ملعون) مذکور ہے اور زیارتِ ناحیہ میں امام زمانہ علیہ السلام اس شیر خوار پر سلام کے بعد فرماتے ہیں: لعن اللہ رامیه حرملة بن كاهل الاسدي وذويه "اللہ تعالیٰ اس شیر خوار عبداللہ کو تیر مارنے والا حرملہ بن کاہل اسدی اور اس کے کنبے پر لعنت کرے"۔ (مترجم)

معرکہ کا مشاہدہ کیا ہے انھوں نے بیان کیا ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے اپنے چھوٹے بیٹے کو اٹھا رکھا تھا کہ اسی اثناء میں ایک تیر اس بچے کی طرف آیا اور اس نے اس کے گلے کو چھید دیا۔ حضرت امام حسین علیہ السلام نے اس ننھے شہزادے کی گردن سے خون کو اپنے ہاتھوں پر لے کر آسمان کی طرف اچھالا جو واپس زمین کی طرف نہیں گرا اور اس وقت امام حسین علیہ السلام نے فرمایا:

اللھم لا یکون أھون علیك من فصیل

"بارِ الہا! یہ ظلم تیری بارگاہ میں ناقۂ صالح پر ڈھائے جانے والے ظلم سے ہرگز کم نہیں ہے"۔

## حضرت عونؓ بن عبداللہؓ بن جعفرؓ بن ابی طالبؑ

آپؑ کی والدہ گرامی حضرت علی علیہ السلام کی صاحبزادی عقیلہ بنی ہاشم حضرت زینب سلام اللہ علیہا ہیں اور حضرت زینب سلام اللہ علیہا کی والدہ گرامی رسولؐ خدا کی صاحبزادی حضرت فاطمہؑ ہیں۔

سلیمان بن قتہ نے درج ذیل شعر میں حضرت عونؓ بن عبداللہ کے بارے میں کہا ہے:

| | |
|---|---|
| واندبی اِن بکیت عونًا أخاہ | لیس فیما ینوبھم بخذول |
| فلعمری لقد أصبت ذوی القربیٰ | فبکّی علی المصاب الطویل |

"اگر تم حضرت عونؓ پر گریہ کرسکو تو ان پر گریہ و زاری کرو جس طرح ان (کوفہ کے) لوگوں نے (آلِ رسولؐ) کی مدد کرنے سے ہاتھ کھینچا ہے، اس دھوکہ وفریب میں ان کا کوئی ثانی نہیں ہے۔ مجھے میری زندگی کی قسم! رسولؐ خدا کے قرابت داروں پر ایسی مصیبت آئی ہے کہ ان مصائب پر طویل عرصے کے لیے گریہ کیا جائے"۔

ابن عباسؓ نے باغ فدک کے بارے میں حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے کلام کو عقیلہ بنی ہاشم حضرت زینب سلام اللہ علیہا سے نقل کرتے ہوئے بیان کیا ہے۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں:

حدثتنی عقیلتنا زینب بنت علی

"مجھے ہمارے خاندان (بنی ہاشم) کی عقیلہ حضرت علیؑ کی بیٹی حضرت زینبؑ نے یہ بتایا ہے"۔

حمید ابن مسلم سے مروی ہے کہ عبداللہ بن قطنہ نبہانی نے حضرت عبداللہ ابن جعفرؓ کے بیٹے حضرت عونؑ کو شہید کیا۔

## حضرت محمدؑ بن عبداللہؓ بن جعفرؓ بن ابی طالبؑ

آپؑ کی والدہ کا نام خوصا بنت حفصہ بن ثقیف بن ربیعہ بن عثمان بن ربیعہ بن عائذ بن ثعلبہ بن حارث بن تیم لات بن ثعلبہ بن عکابہ بن صعب بن علی بن بکر بن وائل ہے۔

خوصا بنت حفصہ کی والدہ کا نام ہند بنت سالم بن عبداللہ بن مخزوم بن سنان بن مولہ بن عامر بن مالک بن تیم لات بن ثعلبہ ہے۔

ہند بنتِ سالم کی والدہ کا نام میمونہ بنت بشر بن عمرو بن حارث بن ذہل بن شیبان بن ثعلبہ بن حسین بن عکابہ بن صعب بن علی بن بکر بن وائل ہے۔

حمید ابن مسلم کی روایت کے مطابق عامر بن نہشل تیمی نے حضرت محمد بن عبداللہ بن جعفر کو شہید کیا۔

سلیمان بن قتہ نے ان کے متعلق اشعار میں کہا ہے:

| | |
|---|---|
| وسمی النبی غودر فیہم | قد علوہ بصارم مصقول |
| فاذا ما بکیت عینی فجودی | بدموع تسیل کل مسیل |

"نبیؐ کے نام (محمدؐ) پر اس کا نام رکھا گیا تھا لیکن ان سے دغا و فریب کیا گیا اور اس کی مدد سے ہاتھ کھینچ لیا گیا اور انھیں تیز دھار تلوار سے شہید کردیا گیا۔ اگر پہلے میری آنکھ گریہ نہیں کرسکی تو اب میری آنکھ اپنی ہر آنسو بہانے والی رگ سے آنسو بہائے"۔

## حضرت عبیداللہؓ بن عبداللہؓ بن جعفرؓ بن ابی طالبؑ

آپ کی والدہ کا نام خوصا بنتِ حفصہ ہے۔ یحییٰ بن حسن علوی سے مذکور ہے کہ عبیداللہؓ

کو کربلا میں حضرت امام حسین علیہ السلام کے ہمراہ شہید کیا گیا۔

## حضرت عبدالرحمٰن بن عقیلؓ بن ابی طالبؓ

آپؓ کی والدہ اُمِ ولد تھیں۔ حمید ابن مسلم کی روایت کے مطابق آپؓ کو عثمان بن خالد بن اسید الجہنی اور بشیر بن خوط القابضی نے شہید کیا۔

## حضرت جعفرؓ بن عقیلؓ بن ابی طالبؓ

آپؓ کی والدہ کا نام اُم ثغر بنت عامر بن الھصان العامری ہے اور ان کا تعلق بنو کلاب سے تھا۔

حمید ابنِ مسلم سے مروی ہے کہ آپؓ کا قاتل عروہ بن عبداللہ خثعمی ہے۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپؓ کی والدہ کا نام خوصًا بنتِ ثغر یہ ہے جب کہ ثغر یہ کے والد کا نام عمرو بن عامر بن حصان بن کعب بن عبد بن ابی بکر بن کلاب العامری ہے۔

خوصًا کی والدہ کا نام اردہ بنتِ حنظلہ بن خالد بن کعب بن عبد بن ابی بکر بن کلاب ہے۔ اردہ کی والدہ کا نام اُم البنین بنت معاویہ بن خالد بن ربیعہ بن عامر بن ربیعہ بن عامر بن ابی صعصعہ ہے۔

اُم البنین کی والدہ کا نام حمیدہ بنتِ عتبہ بن سمرہ بن عقبہ بن عامر ہے۔ ایک اور قول کے مطابق اردہ کی والدہ حنظلہ سالمہ بنتِ مالک بن خطاب اسدی کی بیٹی ہیں۔

## حضرت عبداللہ اکبرؓ بن عقیلؓ بن ابی طالبؓ

آپؓ کی والدہ اُمِ ولد تھیں۔ مدائنی کے قول کے مطابق آپؓ کا قاتل عثمان بن خالد بن اسیر الجہنی اور ہمدان کا ایک شخص تھا۔

## حضرت محمدؓ بن مسلمؓ بن عقیلؓ بن ابی طالبؓ

آپؓ کی والدہ اُمِ ولد تھیں۔ ابوجعفرؒ محمدؒ بن علیؑ (امام محمد باقر علیہ السلام) کی روایت کے مطابق آپؓ کو ابو مرھم ازدی اور لقیط بن ایاس الجہنی نے شہید کیا۔

## حضرت عبداللہؑ بن مسلمؑ بن عقیلؑ بن ابی طالبؑ

آپؑ کی والدہ حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ کی بیٹی حضرت رقیہ سلام اللہ علیہا ہیں جبکہ حضرت رقیہ سلام اللہ علیہا کی والدہ اُم ولد تھیں۔

علی بن محمد مدائنی اور حمید ابن مسلم کی روایت کے مطابق آپؑ کو عمرو بن صبیح نے اُس وقت شہید کیا، جب آپؑ اپنی پیشانی پر ہاتھ رکھے ہوئے تھے کہ اس (ملعون) نے آپؑ کو تیر مارا جو آپؑ کی ہتھیلی اور پیشانی میں پیوست ہو گیا اور آپؑ شہید ہو گئے۔

## حضرت محمدؑ بن ابی سعیدؑ احول بن عقیلؑ بن ابی طالبؑ

آپؑ کی والدہ اُم ولد تھیں اور آپؑ کو لقیط بن یاسر الجہنی نے شہید کیا۔ حمید ابن مسلم سے مروی مدائنی کی روایت کے مطابق آپؑ کو تیر سے شہید کیا گیا۔

محمد بن علی بن حمزہ نے ذکر کیا ہے کہ آپؑ کے ہمراہ آپؑ کا بیٹا جعفر بن محمد بن عقیلؑ بھی شہید ہوئے تھے اور وہ کہتے ہیں: یہ بھی سنا گیا ہے کہ جعفرؑ بن محمد بن عقیلؑ واقعۂ حرہ کے موقع پر شہید ہوئے تھے لیکن مؤلف اس روایت پر تبصرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں نے علم الانساب کی کسی کتاب میں یہ نہیں دیکھا کہ محمد بن عقیلؑ کے کسی بیٹے کا نام جعفر ہو۔

محمد بن علی بن حمزہ نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ واقعۂ حرہ کے موقع پر علی بن عقیلؑ بھی شہید ہوئے تھے اور ان کی والدہ اُم ولد تھیں۔ حضرت ابوطالبؑ کی وہ اولاد جن میں کسی مؤرخ کا کوئی اختلاف نہیں ہے ان میں بائیس افراد واقعۂ کربلا میں امام حسین علیہ السلام کے ہمراہ شہید ہوئے ہیں۔